نوحہ

یہ کون سے قیدی آ گئے
بازار تو کیا درباروں کے دیوار و دَر تھرا گئے

صبر کی تلوار سے ظالم کی گردن کاٹ دی
کیا طاقت ہے مظلومی کی یہ دنیا کو بتلا گئے

ایک ہی تھا مرد جو بیمار بھی زخمی بھی تھا
کچھ بچے تھے کچھ عورتیں اور قصرِ یزیدی ڈھا گئے

اِن کے بارے میں شجاعت کو بھی یہ کہنا پڑا
وہ چند جیالے تھے لیکن ساری دنیا پر چھا گئے

جس قدر چھالے پڑے ہوں اُس قدر ملتا ہے چین
یہ صبر کے تپتے صحرا میں ایسے سائے پھیلا گئے

خواہرِ عباسؑ کے خطبوں کی ہیبت دیکھیے
جو سب کے خدا بن بیٹھے تھے وہ بُت سجدے میں آ گئے

کہہ رہے ہیں بے بسی سے بے حیا اہلِ ستم
ہم قیدی بنا کر لائے تھے یہ غازی بن کر آ گئے

انبیاءؑ بھی بھیجتے ہیں اِن کی جرات پر سلام
اسلام بچانے کی خاطر یہ لاکھوں سے ٹکرا گئے

کی جفائیں ظالموں نے بے کسوں پر اِس قدر
خود شام کے ظالم لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

اِن سے نسبت ہے جو گوھرؔ کربلا کو اِس لئے
یاں آ کر یہ احساس ہوا جیسے جنت میں آ گئے

شاعرِ اہلِ بیتؑ جناب گوھرؔ جارچوی